کھٹّا انگور

محبوب پاشا اعظمی

ڈاؤلرولا، فلیٹ نمبر 12، نمبر 4، امیر جان اسٹریٹ، چولائی میڈو، چنئی، موبائل: 09445377037

میری کلاس کی ایک لڑکی.....مسکراتی کتاب جس کا ایک ورق بھی میں پڑھ لیتا....شاید! مگر پوشیدہ آرزو.....دل کی بات دل میں درد بن کر رہ جاتی ہے۔ ایک دن وہ مجھے کالج لائبریری میں نظر آئی....اکیلی اور لڑکیوں سے الگ ایک جگہ کھڑی کوئی میگزین دیکھ رہی تھی اور پاس بیٹھے ہوئے لڑکے اپنے ہاتھوں میں کتابیں ہونے کے باوجود اُس کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ مجھے ان لڑکوں پر رحم آرہا تھا اور اپنے آپ پر غصّہ۔ موقع ہے! فائدہ اُٹھاؤ۔ وقت کو Encash کرلو، ورنہ وقت نکل جائے گا۔

''وہ Economics کے نوٹس (Notes) آپ کے پاس ہیں''...میں نے بات کی تو اُس کا کوئی Response نہ ملا۔ اس نے میری طرف نظر اُٹھا کے دیکھا تک نہیں۔ عجیب لڑکی ہے....اس زمانے کی تو نہیں لگتی! یہاں ایک لڑکی کے دس دس لڑکوں سے رومانس چلتے ہیں اور وہ اس طرح سے Manage کرتی ہیں کہ ایک کا دوسرے کو پتہ تک نہیں چلتا۔ ہر وقت موبائل پر ایس ایم ایس کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے۔ ہر لڑکی کے پاس ایک سے زائدہ موبائل ہیں ڈبل سم والے۔ ہر لڑکے کے لیے ایک الگ سم اس ہوشیاری و چالاکی کے ساتھ کہ کس سے کیا ایس ایم ایس ملا اور کیا جواب میں ایس ایم ایس دیا۔ اس حساب میں یہ لڑکیاں ماہر بن چکی ہیں، نئی نسل جو ہے۔

ان خیالات سے پیچھا چھڑاتا ہوا میں نے پھر اس لڑکی سے مخاطب ہونے کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنے کی سعی کی، مگر وہ لائبریری سے باہر چلی گئی، شاید اپنے کلاس روم کی طرف، میں بھی اس کے تعاقب میں لائبریری سے باہر نکل آیا اور میری نظریں اُس لڑکی کو تلاش کرنے میں Busy ہوگئیں۔ کچھ ثانیہ بعد اچانک وہ دکھائی دی۔ میں یہ موقع کھونا نہیں چاہتا تھا، اس لیے میرے دماغ میں عجیب سی ہلچل ہونے لگی....''موقع ہے چھوڑو مت، بات کرو....موقع ہے چھوڑو مت بات کرو'' دماغ میں یہی Tune چل رہی تھی۔ اپنے اندر ایک Vibration تھا اپنی Encouragement کام آگئی۔

''Excuse me آپ.....؟'' بس میرا اتنا کہنا تھا، اُس نے ایک دم سے اپنی نظریں میرے چہرے پر گاڑ دیں اور خموش.....اور کچھ نہ بولی نہ لب کھولے۔

''جی آپ سے Request ہے کل جو پروفیسر صاحب نے Notes دیے ہیں اگر آپ مجھے.....'' ابھی میری درخواست پوری نہ ہوئی کہ وہ تیزی کے ساتھ اپنے کلاس روم کی طرف بڑھ گئی۔ عجیب لڑکی ہے! بہت بھاؤ کھا رہی ہے۔ میرے دل و دماغ میں یہ فالتو جملہ ناچنے لگا اور میں بھی اُس کے پیچھے پیچھے کلاس روم کی طرف بڑھا۔

دوسرے دن ایک معجزہ ہوا۔ خواب و خیال میں بھی نہیں تھا وہ لڑکی میرے کلاس میں داخل ہوتے ہی میری طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ''یہ Notes ہیں۔'' اُس کے الفاظ میں ترنم ناچ رہا تھا۔ ایک نوٹ بک میری طرف بڑھا دی۔ یہ وہی لڑکی ہے جس نے کل میرے بار بار Try کرنے پر بھی خموشی نہیں توڑی اور آج میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی مجھ سے مخاطب ہے۔ اُس کی یہ تبدیلی ایک معجزہ تو ہے۔ میں حیران اور خاموش.....اور خوشی بھی اس بات کی کہ آخر اُس نے خموشی کو تیاگ دیا۔

''شکریہ'' میں نوٹ بک لیتے ہوئے کہنے لگا۔ جواب میں اس نے کچھ نہیں کہا صرف ایک نظر یوں ہی بے وجہ میری طرف ڈالتی ہوئی اپنی سیٹ کی جانب چلی گئی۔ میرا جی چاہ رہا تھا اُس سے باتیں کروں، مگر اُس کا یہ رویہ دیکھ کر میں نے خموشی اپنالی۔ بریک میں وہ اپنی کسی

سہیلی کے ساتھ باتیں کرتی رہی اور میں چور نظروں سے اسے تکتا رہا۔

دوپہر لنچ بریک میں بھی اُس سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہوتی کیسے؟ وہ ایک خموش طبیعت، ہنسی مذاق سے اُس کا کوئی لینا دینا نہیں۔ شام کالج سے چھٹّی ہونے پر وہ میرے سامنے سے گزری، ہیلو ہائے۔ ہائے تک نہیں کیا۔ اس کی یہ بے رُخی، بے نیازی مجھے اچھی لگی کیونکہ وہ ایک عام لڑکی نہیں تھی اور لڑکیوں میں اُس کی اپنی ایک علاحدہ Identity ہے!

دوسرے دن کالج پہنچتے ہی میری نظریں اُسے تلاش کرنے لگیں اس کا کوئی پتہ نہیں! شاید لیٹ ہوئی، لیکن Period شروع ہونے کے بعد بھی وہ نظر نہیں آئی، لگ رہا تھا آج وہ کالج نہیں آئے گی، مگر دوسرے Period میں وہ حاضر تھی۔ میری اُمید کو پھر سے پر لگ گئے اور خیالات کا مرکز.....وہ لڑکی!

''آج آپ لیٹ ہوگئیں'' میں کسی صورت یہ موقع کھونا نہیں چاہتا تھا۔ اُس سے بات کرنے کا اس سے اچھا موقع پھر ملے نہ ملے۔ اُس نے اپنی خاموشی کو توڑنا چاہا، مگر نظروں سے نظریں ملنے پر بھی ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکلا۔

''آپ آج کافی لیٹ پہنچیں ایک Period آپ کا مس ہوا۔''

ہاں....راستہ میں میری کار خراب ہوگئی تھی، اُس کے الفاظ سن کر کانوں کو لذت ملی۔ پھر آپ آئیں کیسے! میں باتوں کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتا تھا۔ یہ سن کر اس نے مجھے یوں دیکھا جیسے میں اپنے جُرم کا اقبال کرنے پر جج کے فیصلہ کا انتظار کر رہا ہوں۔

گھر کال کی۔ ڈیڈی نے دوسری کار Driver کے ساتھ بھیج دی اور میں کالج آگئی۔ میرا First Period مس ہوا۔

فرسٹ Period بور تھا، اچھا ہوا آپ نے....میں بات کرنے کے موڈ میں تھا، مگر یہ کیا؟ وہ کلاس روم کی طرف چل دی۔ میری باتوں کا اُس پر کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ.....ایسا لگتا رہا، اُس کے سامنے میری کوئی Importance نہیں۔ میں کب ہار ماننے والا تھا، اُس کے پیچھے چل دیا۔ کلاس روم میں کافی شور تھا۔ پروفیسر صاحب کا ابھی نزول نہ ہوا تھا، لڑکے اپنے گروپ میں اور لڑکیاں اپنے گروپ۔ پتہ نہیں کیا Discuss کر رہے تھے یا یونہی شور مچا رہے تھے اور وہ.....شور وغل سے بے نیاز اپنی سیٹ پر بیٹھی موبائل پر کسی کو SMS کر رہی تھی۔ پتہ نہ چلا اور میں خاموش تھا۔ اپنی سیٹ پر جانے سے پہلے میری نظریں اُس کے طواف میں لگ گئیں؟ ''یہ آپ کی Notes'' نوٹ بک میں نے اُس کی طرف بڑھا دی، یہ کہتے ہوئے کہ '' آپ کا شکریہ'' اس نے اپنی نوٹ بک لے لی اور کچھ نہیں کہا!

روز ایسا ہی ہوتا رہا اور میں اُس سے ملنے، گفتگو کرنے، ساتھ ساتھ گھومنے کے منصوبے بناتا رہا۔ مجھے کامیابی نہیں مل رہی تھی۔ طرح طرح کے عجیب وغریب پلان میرے دماغ کی اسکرین پر ناچنے لگے تھے۔ میری روز کی مجبوری۔ یہ لڑکی اور اس کی بے نیازی، پیار کے ماحول کو گھسیٹنے میں ناکام! میں کہاں ہار ماننے کو تیار تھا۔ اپنا دل اپنا نہ رہا....میں اُسے دل دے چکا تھا اور اُس کی طرف سے کوئی Positive response نہیں مل رہا تھا۔

میں اپنے کو بے قابو ہونے سے بچانے اور اُس کی نظروں میں اپنی ایک الگ Image بنانے میں کامیاب ہوگیا۔ کالج سے قریب میں ایک مال ہے۔ تمام تر Students وہاں اپنا وقت ضائع کرتے تو نہیں؟ اپنی اپنی گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کے ساتھ گپ شپ کرتے تھے۔ بھولے سے میں مال میں کیوں آگیا تھا، قسمت پر یقین ہوا.....وہ لڑکی وہاں مال میں ایک اسٹور میں مجھے دکھائی دی.....پھر کیا تھا۔ Golden Opportunity تھی۔ میں بھی اُس اسٹور میں اُس کے بالکل قریب کھڑا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ ہنس پڑی۔ میں خود کو احمق محسوس کرنے لگا۔ وہ کہنے لگی ''یہاں Gift items ملتے ہیں اور آپ.....؟''

جی یوں ہی.....آپ کو دیکھ کر.....کیا لے رہی ہیں آپ.....؟

میں اپنے منگیتر کے لیے اچھا سا رومال خریدنے یہاں آئی ہوں۔

یہ سننا تھا کہ میں وہاں سے رفوچکّر ہوگیا.....پھر اُس کے بعد کبھی اُس کی طرف میری نظریں نہیں بھٹکیں۔

○○

○○